بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ وَالحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهُ، وَبَعْدُ:

106: سورۃ قریش کی مختصر تفسیر

جزء عمّ کی مختصر تفسیر، اور آج کے درس میں سورۃ قریش کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴﴾ (الطارق: 17)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ﴾ (قریش کو مانوس کرنے کے سبب)۔

﴿اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ﴾ (انہیں سردی گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب)۔

﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ (پس چاہیے کہ وہ عبادت کریں اس گھر کے ربّ کی)۔

﴿الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾ (جس نے انہیں کھانا دیا بھوک میں اور امن دیا خوف میں)۔

سورۃ قریش جزء عمّ کی چھوٹی سورتوں میں سے ایک سورۃ ہے، چار آیتیں ہیں اور سورۃ الفیل کے بعد یہ سورۃ موجود ہے۔

سورۃ قریش کا تعلق بھی سورۃ الفیل سے ہے سورۃ الفیل میں جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کا قصہ بیان فرمایا ہے مختصر (قصہ لمبا ہے لیکن دیکھیں قرآن مجید میں قصہ کتنا مختصر ہے)، پچھلے درس میں گزر چکا ہے کہ ابرہہ اور اس کا لشکر کس طریقے سے کعبہ پر حملہ آور ہوتا ہے اور چھوٹے سے پرندے ﴿ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴾ (الفیل: 3) سے اللہ تعالیٰ کس طریقے سے اُن کا خاتمہ کرتا ہے، بڑا بھیانک قسم کا خاتمہ ہوا ہے!

اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی حفاظت سے جو گھر والے تھے یعنی جو گھر کی دنیا میں حفاظت یا جوذمے داران تھے اُن کی بھی حفاظت ہوگئی لیکن ذہن میں ایک سوال کھٹکتا ہے کہ گھر تو اللہ تعالیٰ کا ہے حج عمرے کے لیے ساری دنیا سے لوگ آتے ہیں تو ہمارے اوپر کیا احسان ہے؟! تو قریش کے ذہن میں یہ بات چل رہی تھی کہ لوگ ہمیں یہ کہتے ہیں اللہ

تعالیٰ نے اپنے گھر کی خود حفاظت فرمائی ہے آپ لوگوں نے کیا کیا ہے؟! اُن میں سے کسی نے تلوار نہیں اُٹھائی کسی نے روکا نہیں ہے ابرہہ کو یعنی یہ چیزیں ذہن میں آتی ہیں۔

تو ابھی باتیں ایسے ہو رہی تھیں اصحاب الفیل کا قصہ مکہ کے ساتھ جڑ گیا اب یہ قصہ جڑا ہوا ہے تا قیامت قرآن مجید میں آگیا ہے اور قریش کو اس بات کا علم تھا کہ ربّ ہی ہے جو گھر کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے منکر نہیں تھے وہ، الوہیت کے منکر تھے عبادت کے منکر تھے اور شرک کرتے تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ قریش میں یہ بڑا پیارا پیغام دیا ہے، دیکھیں یہ سورۃ اُن کی زندگی میں نازل ہوئی ہے ابو جہل ابو لہب زندہ ہیں اُن کی زندگی میں یہ سورۃ نازل ہوئی ہے مکہ سورۃ ہے اُس وقت جب یہ مشرکین اہل ایمان سخت تکلیفیں پہنچایا کرتے تھے سخت مخالفت کرتے تھے یہاں تک کہ قتل بھی کرتے تھے، یہ نوروحی کا یہ عظیم سورتیں اُس وقت نازل ہو رہی تھیں یقیناً ابو جہل نے بھی سنیں ابو لہب نے بھی سنیں دیگر مشرکین نے بھی سُنی ہیں۔

اس سورہ کا نام ہی قریش ہے پہلی سورۃ میں الفیل ہے، اور اس سورۃ میں قریش کا لفظ موجود ہے تاکہ قریش کو پتہ چلے کہ یہ لوگ ہیں کون اِن کی اصلیت کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے گھر کی رکھوالی کرنا اس ذمہ داری کا بوجھ اُٹھانا کوئی عام بات نہیں ہے، جب کوئی شخص ذمہ دار ہوتا ہے نا اپنی ذمہ داری کی وجہ سے اُس کا شرف ہوتا ہے؛ تو جو شرف اُن کو حاصل تھا وہ اس گھر کی وجہ سے تھا جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرنے والا ہے؛ گھر اللہ کا گھر کا محافظ بھی اللہ تعالیٰ تم لوگ کیا کرتے ہو؟!

پھر قریش جو ہیں کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ اس دنیا کے لیے جو مال ہے وہ ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اور قریش معروف تھے تجارت میں، مکہ شہر میں آپ جانتے ہیں کوئی کاشتکاری نہیں ہوا کرتی تھی کوئی زرخیز زمین نہیں تھی کہ وہاں پر کاشتکاری کی جائے تو تجارت ہوتی تھی اور قریش کی اکثریت جو تھی وہ تاجر لوگ تھے تجارت کرتے تھے اور تجارت کے لیے ظاہر ہے مکہ میں تو ریت ہی ریت اور پہاڑ ہی پہاڑ ہیں تو مکہ سے باہر جانا پڑتا سفر کیا جاتا تجارت کے لیے۔

اور مکہ کو اگر آپ دیکھیں یعنی درمیان میں ہے شمال کی طرف شام ہے جنوب کی طرف یمن ہے تو یہ دو سفر کیا کرتے تھے سال میں اور یہ بہت بڑا سفر ہوتا تھا تجارت کے لیے اور پورے جزیرۂ عرب میں سب کو پتہ ہوتا تھا کہ بڑا قافلہ تجارتی قافلہ جو ہے وہ مکہ سے نکلتا ہے اور شام کی طرف جاتا ہے گرمیوں کے سیزن میں، اور یمن کی طرف جاتا ہے سردیوں کے سیزن میں کیونکہ شمال کی طرف سردی زیادہ ہوتی ہے اور اہل مکہ آپ کو پتہ ہے گرمی میں رہنے والے ہیں تو سردی اُن کے لیے یعنی مشکل ہو جاتی ہے کیونکہ تجارت تو کرنی ہے پورے سال میں۔

توجب سردیاں ہوتی تھیں تو جنوب کی طرف یمن کی طرف رُخ کرتے تجارت کا اور جب گرمیاں ہوتیں تو شام کی طرف کیونکہ اُن کا جو ٹمپریچر ہے معتدل رہتا اُن کے لیے؛ تو یہ سفر کر کر کے مانوس ہو گئے تھے خوش تھے اپنے اس سفر سے تجارت اُن کی فراوانی سے چل رہی تھی۔

دوسری ایک بڑی پیاری بات یہ بھی تھی کہ ہر طرف سے لوٹ مار کا بازار گرم تھا، ڈکیت آتے تھے قافلے لوٹ کر چلے جاتے تھے کوئی اُن کا کچھ کر نہیں سکتا تھا! کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ مکہ کے شہر میں اور ارد گرد جو لوگ تھے چھوٹے چھوٹے قبیلے تھے اور ہر قبیلہ جو ہے اپنی تلوار کے زور سے جو چاہتا تھا وہ کرتا تھا، کوئی قانون نہیں تھا کوئی سربراہ نہیں تھا کوئی حاکم نہیں تھا جو اُن کو جمع کرے، کچھ نہیں تھا ایسا۔

آپ دیکھیں چیلنجز (Challenges) کتنے تھے! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کتنے بڑے چیلنجز (Challenges) تھے کتنی مشکلات تھیں! صرف یہ نہیں تھا کہ صرف وحی کی روشنی نہیں تھی بہت اور بھی ایسے مسائل تھے یعنی بعض لوگ سمجھتے ہیں یہ ناممکن ہے کہ کوئی اِن کو جوڑ دے! یہ قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں؛ اور (نعوذ باللہ) اِن کو لوگ سمجھتے تھے کہ جیسے کسریٰ اور قیصر جو اُس وقت یعنی جو تہذیبیں موجود تھیں وہ کچھ پڑھے لکھے لوگ تھے وہ کہتے ہیں یہ تو جانوروں سے بدتر لوگ ہیں یہ جو عرب ہیں! یہ کیا لوگ ہیں اونٹ کی وجہ سے قبیلے ختم ہو جاتے ہیں؟!

اونٹ کی ریس ہوئی ایک اونٹ ہار گیا ایک اونٹ جیت گیا غصے میں آکر اونٹ کو قتل کر دیا، ایک اونٹ کے قتل ہونے کی وجہ سے جو اونٹ جیت گیا تھا پورے قبیلے تباہ ہو جاتے تھے کوئی بچتا نہیں تھا اُن میں سے! کہتے یہ کیا ہیں یہ انسان ہیں کیا لوگ ہیں یہ؟!

الغرض؛ تو جو قریش کا قبیلہ تھا کوئی لوٹتا نہیں تھا اُن کو کیوں؟ کہتے یہ اللہ کے گھر کے ذمہ دار ہیں۔

کیونکہ دیکھیں یہ لٹیرے جو تھے یہ حج و عمرہ بھی کرتے تھے دورِ جاہلیت میں، عمرے بھی کرتے تھے حج بھی کرتے تھے لیکن گھر کی تعظیم بھی کرتے تھے، یہ الگ بات ہے کہ جب عمرہ یا حج کے لیے آتے تو طواف جب گھر کا کرتے تو بُت بھی موجود تھے تین سو ساٹھ (360) بُت ارد گرد تھے کعبہ کے اور قریش کی اتنی پاور تھی یہ دیکھیں اس گھر کی ذمہ داری کی وجہ سے کہ جس کو چاہتے کپڑا دے دیتے اپنی طرف سے طواف کرنے کے لیے، جس کو نہ چاہتے تو وہ برہنہ بدن ننگے بدن جو ہے طواف کرتا مرد ہو یا عورت ہو؛ تو کتنی عظمت تھی اِن قریش کی!

آپ کو پتہ ہے یہ عرب جو ہیں بڑے یعنی جیسے کہتے ہیں نا کہ اپنی عزت کے اور اپنے جسم وغیرہ کے کافی کانشئس (Conscious) لوگ ہیں یہ نہیں کہ کوئی بھی کسی سے بے پردہ ہو جائیں، نہیں! لیکن ایک اللہ کے گھر کی تعظیم کرنی ہے اللہ

کے گھر کے لیے آئے ہیں طواف کے لیے آئے ہیں اور حکم یہ تھا اس زمانے میں کہ جب تک قریش کسی کو کپڑا نہ دیں پہننے کے لیے تو کوئی بھی کپڑے سے طواف نہیں کرے گا، اگر کوئی کرے گا تو گناہ ہوگا اسے! تو اس ثواب کو پانے گناہ سے بچنے کے لیے اور اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لیے بدن سے کپڑے اتار دیتے مرد و زن!

تو قریش کا ایک اثر و رسوخ تھا اپنے زمانے میں، یہی لوگ جب باہر چلے جاتے تھے یہی لوٹتے بھی تھے پھر دوسرے قافلوں کو!

تو قریش کا جب قافلہ تیار ہوتا جانے کے لیے تجارت کے لیے تو کچھ اِدھر اُدھر کے جو چھوٹے قبیلے تھے نا چھوٹے گاؤں تھے وہ بھی جڑ جاتے کیونکہ الگ سے جاتے تو لوٹ مار کا بازار گرم تھا تو لُٹ جاتے، تو وہ بھی شامل ہو جاتے تو بہت بڑا سا قافلہ تیار ہو جاتا اور کوئی ان کو چھو تک نہیں سکتا تھا بلکہ یہ لوگ جو خود لٹیرے تھے یہ خود رکھوالی کرتے تھے کہ خبردار کوئی قریب نہ آئے ان کے! یہ اللہ کے گھر کی طرف سے قافلہ جا رہا ہے تجارت کا اور اس میں برکت ہی برکت ہوتی ہے اُن کی سوچ تھی۔

یہ سارا کیوں ہوتا تھا؟ ویران ہے، مکہ دیکھیں ویرانہ ہی ویرانہ ہے پہاڑ ہی پہاڑ ہیں، کھانے کی قلت پانی کی قلت اس کے ساتھ ساتھ روزگار کی قلت، کھانے کے لیے کوئی باہر سے کچھ لاتا تو کھا لیتے کیونکہ محاصل جو ہیں کچھ باہر سے آتے وہاں تو کوئی میں نے عرض کیا کاشتکاری نہیں ہوتی تھی۔

تو یہ سارے معاملات تھے تو قریش خوش تھے مانوس تھے اپنے اس سفر سے کہ جو وہ کرتے تھے سردیوں اور گرمیوں میں؛ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں کچھ یاددہانی کرائی ہے کہ تمہاری حقیقت کیا ہے، آج اگر تمہارا کوئی اس وقت اثر و رسوخ ہے تو اس کی وجہ کیا ہے، اور تمہیں کرنا کیا چاہیے۔

﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ﴾: قریش مانوس ہیں۔

اُن کے مانوس کا سبب کیا ہے کیوں مانوس ہیں؟ ﴿اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ﴾: ان کے خون میں رَچ چکا تھا بڑے خوش تھے جو وہ سفر کرتے تھے تجارت کے لیے؛ ﴿الشِّتَآءِ﴾ (سردیاں) ﴿وَالصَّیْفِ﴾ (گرمیاں)۔

Winter اور Summer جیسے کہتے ہیں، اور پوری تفصیل میں بیان کر چکا ہوں کہ معاملہ اصل یہ تھا۔

تو کرنا کیا چاہیے؟ ﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾: ﴿فَلْيَعْبُدُوْا﴾ لام الأمر ہے: عبادت کریں اس گھر کے ربّ کی۔

اسم اشارہ ہے ﴿هٰذَا الْبَيْتِ﴾ جس کو سب جانتے ہیں؛ یہاں بیت اللہ نہیں فرمایا، اسم اشارہ ہے کہ صرف یہ گھر جو تمہارے قریب ہے جس کی تم رکھوالی کرتے ہو اس گھر کے ربّ کی عبادت کرو لا إلہ إلا اللہ پر عمل کرو۔

مطلب کیا ہے لااِلہ اِلااللہ کا؟"لا معبود بحق إلا الله": ﴿فَلۡيَعۡبُدُوا﴾ دیکھیں عبادت کا لفظ یہاں پر بھی ہے۔

قریش کو پتا تھا کہ معنی کیا ہے لااِلہ اِلااللہ کا، مشرکوں کو پتہ تھا اس لیے زبان سے بھی نہیں کہا! ابو طالب نے انکار کیا زبان سے کہنے سے۔

یعنی سب سے اگر کوئی اچھا انسان سمجھا جاتا تھا قریش پورے قبیلے میں سے جو ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے وہ ابو طالب سمجھا جاتا تھا؛ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سگا چاچا ہے، پرورش آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے گھر میں حاصل کی ہے، بڑا احسان ہے، پالا ہے اپنے بچوں کی طرح رکھا ہے، یعنی جو بھی اچھی خصلتیں ہوتی ہیں ایک انسان میں نرم دل رحم دل، خیال رکھنے والا، اور جیسے کہتے ہیں کہ خندہ پیشانی، زیادہ غصے میں نہ آنا، بہت ساری ایسی چیزیں موجود تھیں لیکن جب دین کی بات آتی ہے تو اُن سے بڑا سخت کوئی نہیں ہوتا تھا کہ اِس کی بات نہ کریں۔

وقت کے ساتھ ساتھ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو دیکھا تو مان بھی لیا کہ باتیں تو ٹھیک کرتا ہے لیکن مجھے ڈر ہے ایک چیز کا میں کیا منہ دکھاؤں گا اپنی قوم کو کہ اپنے باپ دادا کی ملت کو چھوڑ کر اپنے بھتیجے کی باتوں میں آگیا ہے! سردار ہوں میں اپنی قوم کے سرداروں میں سے میری عزت ہے میرا وقار ہے میرا اثر ورسوخ ہے سب اُڑ جائے گا ہوا میں!

صحیح بخاری کی روایت ہے آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں طرف کھڑے ہیں بائیں طرف جو ہے ابو جہل اور اُس کے ساتھ اُس کا ساتھی کھڑا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، اے چاچا! ایک دفعہ کہہ دیں "لااِلہ اِلااللہ "میرے پاس حجت ہو ربّ کی بارگاہ میں کہ میں سفارش کر سکوں؛ دوسری طرف ابو جہل اور اس کا ساتھی کہتا ہے کہ اپنے باپ دادا کی عبدالمطلب کی ملت کو چھوڑ کر مر جائے گا تو ابو طالب تو کیا کر رہا ہے؟! دائیں طرف دیکھتا ہے بائیں طرف دیکھتا ہے اور آخری وقت ہے اب فیصلہ ہونا ہے کہ ہمیشہ کی کامیابی ہے یا ہمیشہ کی ناکامی ہے!

دیکھیں بُرے دوست کہاں تک آپ کو لے کر جا سکتے ہیں واللہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے! صرف بُرے دوستوں سے دوری اختیار کرنی ہے کبھی دھوکے میں نہ آئیں کہ اُن سے کوئی اچھائی آپ دیکھیں گے، تو بُرا تو بُرا ہی ہوتا ہے اور سب سے بُرا دوست وہ ہوتا ہے جو دین کے اعتبار سے بُرا ہو، اہلِ شرک اہل بدعت اور خرافات۔

الغرض آخری الفاظ تھے: "عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ"(عبدالمطلب کی ملت پر مرتا ہوں)۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ!

اللہ کے بندے صحیح بخاری کی روایت ہے کہ عبد المطلب کی اگر لا إلہ إلا اللہ پر موت ہوتی تو کہتا لا إلہ إلا اللہ، اور ابو طالب کیا کہتا ؟! جب عبد المطلب کی ملت ہی لا إلہ إلا اللہ ہے تو سُن لیتا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کو! مطلب کیا تھا اس سے کیا واضح ہوتا ہے ؟ کہ "لا إلہ إلا اللہ" کے بالکل خلاف تھا عبد المطلب یا ابو طالب اور پورے جو قریش تھے؛ وفات ہو گئی وہ دنیا سے چلا رخصت ہو گیا "عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ"!

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾: تمہیں چاہیے کہ اس گھر کے ربّ کی اکیلے کی عبادت کرو، یہ عبادت جو تم کرتے ہو اور طواف بھی کرتے ہو سجدے بھی کرتے ہو، دعا ہے پکار ہے، قربانی ہے نذر و نیاز ہے جو بھی تم کرتے ہو یہ شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس میں سے ذرّہ برابر بھی کچھ نہیں ملتا! اور آپ لوگوں کو بھی ذرّہ برابر بھی کچھ نہیں ملتا کیونکہ شرک کے ساتھ کوئی نیکی ٹھہر نہیں سکتی!

یہ عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچتی ہی نہیں ہے کیونکہ حقیقت میں ان بُتوں کے لیے ہے جو کعبہ کے ارد گرد رکھے ہوئے ہیں؛ ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾: تو سب سے پہلے ان بُتوں کو یہاں سے نکالو اپنے دل کو پاک اور صاف کرو شرک سے توبہ کرو توحید کا حق ادا کرو، ایک اللہ کی عبادت کرنے والے بنو، جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں جن میں تم سراپا ڈوبے ہوئے ہو اُن نعمتوں کا شکر ادا کرو توحید سے یہ اصل پیغام ہے۔

نعمتوں کا شکر عمل سے کیا جاتا ہے اور سب سے بڑا عمل ہے "لا إلہ إلا اللہ" پر عمل کرنا؛ نماز روزہ حج زکوۃ، صدقات خیرات، توکل خوف، ڈر امید، قربانی نذر و نیاز، سب عبادات ہیں سب اعمال صالحہ ہیں اگر توحید کی اساس پر قائم نہیں ہیں تو اُن کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے، طواف تو وہ بھی کرتے تھے کل، طواف آج بھی لاکھوں کروڑوں مسلمان کرتے ہیں اگر توحید نہیں ہے تو اس طواف کا کوئی فائدہ نہیں ہے!

یہ نہیں کہ اُس زمانے میں صرف بُت ہوا کرتے تھے کعبہ کے ارد گرد آج بُت نہیں ہیں بات یہ ہے کہ آپ کے دل کے اندر بُت ہے کہ نہیں ہے، دل کے اندر شرک بدعات خرافات کفریہ عقائد ہیں کہ نہیں ہیں، بات یہ ہے کہ دل شرک بدعات اور ان خرافات سے پاک ہے کہ نہیں ہے اصل بات یہ ہے: ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾۔

سورۃ کی ابتداء میں ﴿رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ﴾ کا ذکر ہے جو اُن پر احسان تھا، اور سورۃ کے آخر میں بھی پھر اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا ہے: ﴿الَّذِيٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ﴾۔

اس گھر کا ربّ ہے کون؟ جو تمہیں حکم دے رہا ہے ﴿فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ﴾: یہ وہ ہے جس نے ﴿الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ﴾: صیغۃ الغائب میں ہے؛ دیکھیں اگر چاہتا تو صیغۃ الحاضر میں بھی ہوتا غائب میں ہے کیونکہ ہیں دور وہ اپنے ربّ سے (سبحان اللہ)، اندر راز بیان کتنا خوبصورت ہے!

﴿فَلۡيَعۡبُدُوۡا﴾: صیغۃ الغائب ہے۔

﴿الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ﴾: اُن کو اللہ تعالیٰ نے بھوک سے کھلایا۔

شدید بھوک کی حالت تھی اگر اللہ تعالیٰ نہ کھلاتا تو واللہ اُس صحرا میں پہاڑوں کے بیچ میں یہ بھوکے مر جاتے!

رزق پوری دنیا سے آج بھی دیکھیں مکہ میں کھانے پینے کی قلت ہوتی ہے؟ لاکھوں لوگ ایک جگہ پر جمع ہوتے ہیں کوئی بھوکا کبھی دیکھا ہے آپ نے؟! اُس زمانے کی بات ہم کر رہے ہیں آج تک دیکھیں واللہ اللہ کے گھر میں کوئی بھوکا نہیں ہوتا کوئی پیاسا نہیں ہوتا؛ جبکہ دیکھا جائے جیو گرافی (Geography) کے اعتبار سے تو پہاڑ ہیں سارے ریت ہے وہاں پر اور کیا ہے؟!

ہمیشہ لوگ رُخ کرتے ہیں زرخیز زمین کی طرف جہاں پر انہیں کچھ ملے کھانے پینے کے لیے یہاں پر زمین بھی بنجر ہے کاشتکاری کے قابل نہیں ہے لیکن ایسی جگہ ہے جہاں پر کبھی کھانے کی قلت ہو ہی نہیں سکتی! کون بھوکوں کو کھلا رہا ہے؟ قرش کی بھوک کو کون مٹاتا تھا؟

﴿الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ﴾: ارد گرد سارے قبیلے جتنے بھی تھے خوف وہراس کی عجیب سی حالت تھی جیسے میں نے کہا کہ تجارت کے لیے جا نہیں سکتے تھے لوٹ مار کا بازار گرم تھا ایک دوسرے کو لوٹنے کے لیے تیار تھے چھوڑتے نہیں تھے کسی کو، یہاں تک کہ حاجیوں کو لوٹ لیتے تھے ایسے بھی تھے!

اے قریش! تمہیں کس نے خوف سے نکالا؟ اور خوف کی حالت کو امن میں بدلا کس نے؟ اسی گھر کا ربّ ہی تو ہے: ﴿فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ۝ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ﴾۔

ابتداء میں: ﴿لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ۝ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ﴾: تم مانوس ہو جو سفر کرتے ہو تم تجارت کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی وجہ سے ہے، اگر ربّ کی رحمت نہ ہوتی نعمت نہ ہوتی احسان نہ ہوتا تو اس کے قابل ہی نہ ہوتے! تمہاری حقیقت یہ ہے کہ بھوکے اور پیاسے ہو تم، تمہاری زمین پر نہ پانی ملتا ہے اور نہ ہی کھانے کو کوئی چیز ملتی ہے!

پانی، زم زم کا پانی مبارک پانی ہے آپ دیکھیں لاکھوں لوگ پیتے ہیں کبھی کم نہیں ہوتا (سبحان اللہ)۔

تو پانی کی قلت ختم، کھانے باہر سے لوگ لے کر آتے ہیں طرح طرح کے کھانے ملتے ہیں، اور کبھی گوشت کی قلت تو ہوتی نہیں ہے وہاں پر، قربانی وہاں بھی کی جاتی ہے اور اس زمانے میں بھی قربانی عبادت تھی یہ لوگ جا کر بکری ذبح کرتے تھے صرف قریش نہیں بلکہ قریش کو تو گوشت ہی گوشت ملتا تھا ہمیشہ کیونکہ یہ ذمہ دار تھے گھر کے۔

جو باہر سے قربانی کے لیے آتا جو بھی قبیلے آتے قربانی کے لیے تو گوشت کون کھاتا؟! اور مسافر کتنے بکرے کھا جاتے ہیں؟! وہاں پر اونٹ بھی ذبح کیا کرتے تھے کیونکہ اونٹ بہت بڑی قربانی ہوا کرتی تھی اور عرب اونٹ کو زیادہ پسند کرتے ہیں، ایک اونٹ دَس بندے کھاتے ہیں یا بیس بندے کھاتے ہیں؛ تو قریش کے پاس تو کھانا ہی کھانا ہوا کرتا تھا، نہ کھانے کی قلت نہ پینے کی قلت امن وامان ہے باقی سب بھوکے ہیں پیاسے ہیں اور خوف ہر اس میں ڈوبے ہوئے ارد گرد کے جتنے بھی قبیلے ہیں! تو تمہیں تو ربّ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ربّ کا شکر کرنے کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾۔

کل انہوں نے سنا بہت کم کے دل میں بات بیٹھی اور کلمہ پڑھ لیا اور کلمۂ توحید کا حق ادا کیا آج ہم بھی یہ پڑھ رہے ہیں، کل اہل شرک جو تھے وہ کوڑے برساتے تھے مارتے تھے پیٹتے تھے، گالیاں دیتے تھے تو اہل ایمان جو ہیں تو اہل ایمان جو ہیں وہ چھپ چھپ کر عمل کرتے تھے توحید پر، اللہ کے گھر سے روکا جاتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مارا پیٹا بھی گیا کعبے کے قریب نماز پڑھتے ہوئے!

آج مسلمان کو کون روکتا ہے توحید سے سنت سے؟ نماز سے کون روکتا ہے؟ اللہ کے گھر میں ہم جاتے ہیں طواف کرتے ہیں سعی کرتے ہیں عمرہ مکمل کر لیتے ہیں امن وامان ہے (الحمدللہ)؛ کھانے پینے کی قلت ہے ہمیں کوئی؟ ہمارے روزگار میں کوئی پریشانی کوئی قلت ہے؟ اکثریت کو دیکھ لیں بے روزگار کو دیکھیں اور روزگار والے کو دیکھ لیں، پھر بھی بے روزگار لوگ آپ کو کم نظر آئیں گے۔

بے روزگار مطلب یہ نہیں کہ بھوکا پیاسا وہ بھی ہے وہ بھی اپنا کوئی ذریعہ تلاش کر ہی لیتا ہے کھانے پینے کے لیے لیکن کیا ہم نے کلمہ توحید کا حق ادا کیا ہوا ہے؟ ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ ہماری زندگی میں کیا قیمت رکھتا ہے کبھی سوچا ہے؟! واللہ میرے بھائیو عجب ہے واللہ! لاکھوں لوگ آتے ہیں شرک بدعات اور خرافات بدعقیدگی لے کر اللہ کے گھر کی طرف آتے ہیں عمرہ کر کے واپس وہی بدعقیدگی لے کر جاتے ہیں ہم لوگ ان کے لیے کیا کر رہے ہیں کچھ نہیں کر سکتے ان کے لیے؟! لاکھوں لوگوں کا ذمہ ہمارا نہیں ہے لیکن ایک، دو، دَس، بیس کو نصیحت تو کر سکتے ہیں سمجھا تو سکتے ہیں۔

ہمارے گھروں میں کبھی مہمان آجاتے ہیں ان کے لیے ہم کیا کرتے ہیں؟! عمرے پر آتے ہیں دعوتیں دیتے ہیں ہم ان کو دعوت کے سوا کیا دیتے ہیں؟! شرک جو لے کر آئے ہیں بدعات جو لے کر آئے ہیں کبھی ہم نے ان کو نصیحت کی ہے؟!

لوگ کہتے ہیں: "وہ ناراض ہو جاتے ہیں": میں نے کب کہا ہے کہ اُن کی جا کر کھال اتار دو یا بد تمیزی سے پیش آؤ یا کہو تم مشرک ہو تم بدعتی ہو فلاں فلاں ہو؟! دیکھیں جو اہل حق کے داعی ہوتے ہیں ایسے نہیں ہوتے۔

سلفی طالب علم کبھی ایسا نہیں ہوتا وہ جوش اور جذبات سے بات نہیں کرتا وہ علم کے نور میں بات کرتا ہے دلیل کے ساتھ بات کرتا ہے، ادب حسن اخلاق کے دائرے میں رہ کر بات کرتا ہے، اگر آپ کے پاس علم نہیں ہے تو علم حاصل کرو اور پھر جا کر بات کر کے دیکھو لوگوں میں واللہ خیر موجود ہے۔

یہ جو وہاں سے لوگ آتے ہیں بُرے لوگ نہیں ہیں اپنے روزگار کو چھوڑ کر گھر کو چھوڑ کر اللہ کے گھر کی طرف آتے ہیں اپنے ربّ کو راضی کرنے کے لیے آتے ہیں، جس معاشرے میں وہ رہتے ہیں اس معاشرے میں ان کو یہی تعلیمات دی جاتی ہیں، ایک موقع ملا ہے اُن کو بھی آپ کو بھی، اُن کو موقع ملا ہے بدلنے کا ہو سکتا ہے کہ کہیں کسی کی اچھی بات اُن کے کانوں میں پڑ جائے اور دل میں اُتر جائے، ہو سکتا ہے وہ اچھی بات آپ کے منہ سے نکلے یہ نصیحت آپ ہی کی طرف سے ہو۔

ایک شخص اگر آپ کی وجہ سے توحید اور سنت پر واپس پلٹ جاتا ہے اور حق کو قبول کر لیتا ہے واللہ اس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہے میرے بھائی! لیکن بات یہ ہے کہ ہم کہاں پر ہیں کیا ہم عمل کرنے والے ہیں؟ جب تک ہم خود عمل نہیں کریں گے تو آگے کیا ڈلیور (Deliver) کریں گے؟!

ہمیشہ سلفی جو ہوتا ہے سچا پکا مسلمان جو ہوتا ہے وہ با عمل مسلمان ہوتا ہے جاہل نہیں ہو سکتا وہ، علم کی روشنی میں بات کرتا ہے عمل بھی کرتا ہے دعوت بھی علم کی روشنی میں دیتا ہے، جاہلوں کے پاس نہیں جاتا علم حاصل کرنے کے لیے بلکہ خود علم حاصل کر کے لوگوں کی طرف یا لوگ جو اُس کی طرف آتے ہیں اپنی جگہ پر بیٹھ کر وہ اچھا داعی بن سکتا ہے پمفلٹ کے ذریعے، کیسٹوں کے ذریعے، سی ڈیز کے ذریعے، اپنا جو بھی علم خود حاصل کیا ہے اس کے ذریعے بیٹھ کر دو اچھی باتیں کر لے۔

اگر آپ کو بات کرنا نہیں آتا یا آپ طالب علم نہیں ہیں تو پمفلٹ موجود ہیں ذریعے موجود ہیں آپ جوڑ دیں توحید سے اپنا میسج پہنچا دیں کسی طریقے سے، اتنا تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کے لیے توحید کا راستہ اختیار کریں توحید کا راستہ اپنائیں، شرک بدعات اور خرافات کو چھوڑیں۔

اگر یہ بھی آپ کو نہیں آتا یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور باقی سب کو چھوڑ دیں، آپ کی عبادت جب بھی آپ کو کوئی بھی عبادت کرنی ہو صرف اللہ کے لیے عبادت کریں اور طریقہ ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا؛ یہ بات تو کر سکتے ہیں توحید اور سنت اسی کا تو نام ہے۔

توحید اور سنت ہے کیا؟ عبادت کرنی ہے تو صرف ایک ربّ کے لیے کرنی ہے طریقہ ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، یہی پیغام ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بس۔

اگر زیادہ لمبی چوڑی بات نہیں آتی کیا یہ چھوٹی سی مختصر دو لفظوں میں لوگ نہیں قبول کریں گے اسے؟! "لا الٰہ الا اللہ" توحید اخلاص ہے، "محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)" اتباع ہے؛ اور ان شاء اللہ اگر آپ اللہ سے دعا کرتے ہوئے حسن نیت کے ساتھ اخلاص کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ یہ چھوٹا سا پیغام لے جا کر دیکھیں اور کس طریقے سے اس میں برکت ہوتی ہے اور کیسے لوگوں کے کم سے کم آپ دل میں ایک چیز ڈال دیتے ہیں کہ مانگنا ہے تو صرف ربّ سے مانگو اور دیکھیں کس طریقے سے ان شاء اللہ اس کا اثر ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہر شَر سے محفوظ فرمائے (واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (106: سورۃ قریش کی مختصر تفسیر) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio